رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ "الفضل" ہو

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۱۲/۳ ۔

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۴	۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج نماز عصر کے وقت بخار کی کیفیت ہو کر ضعف کی حالت پیدا ہو گئی۔ کان اور گلے کی تکلیف بھی ابھی تک رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ابو العطاء جناب مولوی اللہ دتا صاحب ایک ماہ سے مسجد اقصےٰ میں قرآن مجید کا جو درس دے رہے تھے۔ آج اس کا اختتام ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ باوجود ناسازی طبع کے مسجد میں تشریف لے گئے اور بہت بڑے مجمع کے ساتھ دعا فرمائی۔ درس سورۂ انعام کے آخر تک دیا گیا ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آج ساڑھے پانچ بجے کی ٹرین سے شملہ سے واپس تشریف لائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنے علاج کے لئے امرتسر تشریف لے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدیت کا استیصال چاہنے والے ہمیشہ ناکام و نامراد رہینگے

"میں محض نصیحتاً لِلّٰہ مخالف علماء۔ اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ گالیاں دینا۔ اور بدزبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے۔ تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں۔ تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے۔ کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں۔ اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں۔ پھر اگر میں کاذب ہوں گا۔ تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں۔ اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں۔ کہ ناک گھس جائیں۔ اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں۔ اور پلکیں جھڑ جائیں۔ اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے۔ اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے۔ یا مالیخولیا ہو جائے۔ تب بھی وہ دعائیں سُنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا۔ وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے۔ کہ اس پر لعنت ہو۔ وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے۔ مگر اس کو خبر نہیں"

(ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ صفحہ ۳۰)

تحصیل گورداسپور کے مسلم دیہاتی حلقہ کو قیمتی مشورہ

پنجاب اسمبلی میں ہم کو بہترین نمائندے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے خیالات کی صحیح ترجمانی کر سکیں۔ چونکہ پنجاب کی اکثر آبادی زمیندار ہے۔ اور زمینداروں کے حقوق کے لئے غیر زمیندار نہیں لڑ سکتے۔ اور نہ ہی وہ زمینداروں کی مشکلات کا صحیح احساس رکھ سکتے ہیں۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہر تعلیم یافتہ زمیندار دوسرے اَن پڑھ زمینداروں کے ذہن نشین کرائے کہ وہ اپنے ووٹ ایسے لوگوں کو دیں۔ جو خود زمیندار ہوں۔ اور زمینداروں کی مشکلات کو سمجھ سکتے ہوں۔ اور زمینداروں کے حقوق کے لئے مکمل جد و جہد پنجاب اسمبلی میں جا کر کر سکتے ہوں۔

چنانچہ تحصیل گورداسپور کے دیہاتی حلقہ سے بعض معزز اور سمجھدار احباب نے **چوہدری عنایت محمد صاحب بی۔ اے آف جاگو وال** کو بطور امیدوار کھڑا کیا ہے۔ ہم بھی تمام مسلمان بھائیوں کو مشورہ دینگے کہ وہ چوہدری صاحب کی تائید میں اپنی پوری طاقت صرف کریں۔ **کیونکہ:۔**

چودھری صاحب ایک مقرر اور سرگرم زمیندار ہیں۔

آپ زمینداروں کی بہتری اور بہبودی کا بڑا جوش رکھتے ہیں۔

آپ کی قوم اور آپ کے دوستوں کا وسیع حلقہ اس تحصیل میں ہے۔

آپ پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ اے ہیں۔

آپ تحریر اور تقریر کے ذریعہ اپنے خیالات کی ترجمانی کر سکتے ہیں۔

آپ مسلمانوں اور زمینداروں کی بہبودی اور ترقی کے لئے پنجاب اسمبلی میں جانا چاہتے ہیں

اسلئے ہمارے نزدیک چوہدری صاحب سے بہتر کوئی آدمی اس حلقہ کے لئے نظر نہیں آتا

لہذا ہم ہر مسلمان کو مشورہ دینگے۔ کہ وہ انہی کو نامزد کریں۔ اور ان کو اپنا قیمتی ووٹ دیں۔

(ناظر امور خارجہ۔ قادیان)

درخواست ہائے دعا:۔ میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر (۲) چوہدری حاکم الدین صاحب کا لڑکا فضل الدین گیارہ یوم سے بعارضہ میعادی بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار چوہدری عبد الواحد قادیان

ایک اشتہار کی اشاعت کے متعلق احباب سے معذرت

اخبار الفضل میں ایک اشتہار "ضرورت ملازمان" کے عنوان سے امدادی بنک کا درج ہوتا رہا ہے۔ جس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ الفضل میں اس کا شائع ہونا کسی صورت میں بھی مناسب نہ تھا۔ لہذا ناظرین الفضل سے اس کی اشاعت کے متعلق ہم معذرت خواہ ہیں۔

اشتہارات کے متعلق حتی الامکان پوری پوری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی لاعلمی کی وجہ سے کوئی نہ کوئی چیز ایسی شائع ہو جاتی ہے۔ جس کی اشاعت مناسب نہیں ہوتی۔ امید ہے۔ کہ ناظرین الفضل اس معذوری کو مدنظر رکھتے ہوئے درگزر فرمائیں گے۔ (مینجر)

پنجاب اسمبلی کے انتخابات

(۱) ہر احمدی دوست کو جس کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج ہے لازم ہے کہ اپنے ووٹ کا کسی شخص کے ساتھ بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنے ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اس ہدایت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کر لیگا۔ تو جماعت اس کے وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کے ووٹوں کو بھی جو اپنے احباب کے زیر اثر ہوں یا جن کو اپنے زیر اثر لا سکتے ہوں۔ حتی الوسع محفوظ کرنے کی کوشش کریں (۲) جن دوستوں یا جماعتوں کو معلوم ہو۔ کہ فلاں فلاں لوگ اسمبلی کے لئے کھڑے ہونگے۔ ان کی اطلاع فوراً مرکز میں بھیجی جائے۔ (۳) کوئی احمدی دوست اپنے طور پر اسمبلی کے کسی امیدوار کی سفارش مرکز میں نہ بھیجیں۔ جن صاحبوں کو جماعت احمدیہ سے مدد کی خواہش ہو۔ ان کو مشورہ دیا جائے۔ کہ وہ خود اس مدد کی التجا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کریں۔ ایسی درخواستوں کے آنے پر جماعتہائے متعلقہ سے امیدوار صاحبوں کے متعلق مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ احباب جماعت کن صاحب کے حق میں ووٹ دیں (۴) اس فیصلہ کا اعلان انشاء اللہ اکتوبر کے آخر میں کیا جائیگا

(ناظر امور خارجہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء پولیس کی طرف سے قبرستان میں احرار کی فتنہ انگیزی کے سلسلہ میں دائر کردہ مقدمہ کی سماعت کے لئے آج کی تاریخ مقرر تھی۔ مگر چونکہ مسل تا حال واپس نہیں آئی۔ اس لئے بغیر کسی کارروائی کے مقدمہ ۲۱ ستمبر پر ملتوی ہو گیا۔

ضروری تصحیح ۱۶ ستمبر کے الفضل میں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بعنوان "نمازوں میں سست احباب کو چست بنایا جائے" جو نوٹ شائع ہوا ہے اس میں جہاں روایت کا ذکر ہے۔ وہاں راوی حضرت ابو بکرؓ کو بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ راوی کا نام ابی بکرۃؓ ہے۔ جس سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ نہیں بلکہ یہ ایک اور صحابی کا نام ہے۔ احباب تصحیح کر لیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

آج دُنیا میں اسلام کی اشاعت کون کر رہا ہے؟

اس وقت مادہ پرست اور دہریت زدہ دُنیا اگرچہ مادیت اور اپنی ہلاکت نما تہذیب و تمدن کی تباہ کاریوں۔ نیز لاانتہاء تمدنی۔ معاشرتی۔ اخلاقی۔ اور سیاسی الجھنوں کے باعث اپنے ماحول سے تنگ آکر اس سے نکلنے کے لئے بےتابانہ ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ اور ایک ایسی چیز کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ جو اسے اس ماحول سے نکال کر اس کی تمام دُنیوی۔ اور روحانی بیماریوں کو رفع کر دے۔ اور اسے ایسی جگہ لے آئے۔ جہاں اسے کامل اطمینانِ قلب نصیب ہو۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس کی یہ آرزو اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک ہم دُنیا کی تمام روحانی اور زمینی بیماریوں کو دُور کرنے والے اس تریاق کو جو تمام دُنیا کے ہادی افضل الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دُنیا میں لائے۔ اس تک نہ پہونچائیں۔ ہمارا اس بات پر ایمان ہے۔ کہ دُنیا کی فلاح و بہبود اور اس کی نجات اسلام اور صرف اسلام سے وابستہ ہے۔ اور باقی تمام مذاہب عالم اپنی ناقص اور وقتی تعلیمات کے باعث اہلِ عالم کے روحانی امراض کا علاج کرنے سے یکسر قاصر ہیں۔ با ایں ہمہ عیسائی مشنری عیسائیت کی اشاعت کے لئے کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ اور اسی طرح آریہ سماجی بھی جیسا کہ اخبار ملاپ (۲۵ ستمبر) نے لکھا ہے۔ یوروپین ممالک میں مندر تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک اندھا۔ دوسرے اندھے کی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ ایک نابینا کی راہنمائی وُہی شخص کر سکتا ہے۔ جو خود بینا ہو۔ اس لئے یہ بات تو وہم و گمان سے ہی بعید ہے۔ کہ دُنیا کا کوئی اور مذہب حرماں زدہ ساکنانِ عالم کی سکینتِ قلب کا موجب ہو سکے۔ کیونکہ ؎

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

اس وقت صرف مذہبِ اسلام ہی گم کردہ راہ دُنیا کو جادۂ مستقیم پر لا کر ان کی نجاتِ اُخروی۔ دارینی ترقی۔ اور کونینی فلاح کا موجب بن سکتا ہے۔ مسلمان چونکہ من حیث الملت نہ صرف اس فریضۂ تبلیغ کو فراموش کر چکے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا ایک محبوب مشغلہ اور ان کی زندگی کا اہم مسلک تھا۔ بلکہ خود اس تعلیم سے دُور جا پڑے۔ جو تمام دُنیا کی ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اپنے دین کے دوبارہ احیاء کے لئے سید النبیین و امام المرسلین حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلیب کو پاش پاش کرتے ہوئے تمام مذاہبِ عالم پر اسلام کے غلبہ اور تفوق کو آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت کر دیا۔ اور اپنے پیرووں میں اسلام کی خدمت کی ایک ایسی رُوح پھونک دی۔ کہ آج وُہی اسلام کی مشعل ہاتھ میں لئے دُنیا کے دُور افتادہ گوشوں میں گھوم رہے ہیں۔ چنانچہ آج کون ہیں۔ جو اپنے وطنوں۔ والدین۔ اور خویش و اقارب کو چھوڑ کر دور دراز مسافتیں طے کرتے ہوئے غریب الوطنی کی حالت میں اطراف و اکنافِ عالم میں پھیل کر خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کر رہے ہیں۔ وہی جن کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی غلامی کا شرف حاصل ہے۔ کون ہیں جو اگر ایک طرف چین۔ جاپان۔ ملایا اور سٹریٹ سیٹلمنٹس میں صداقت اور دلائل حقہ کی تلوار ہاتھ میں لے کر اہلِ مشرق کے دلوں کو مسخر کرنے میں مشغول ہیں۔ تو دوسری طرف مغرب میں اہلِ مغرب کو پیغامِ حق پہونچانے۔ اور بعض حالتوں میں تیغوں کی جھنکار۔ توپوں کی گرج اور بموں کی آتش ریزی کے درمیان اعلائے کلمۃ الحق کو بلند کرنے میں منہمک ہیں۔ وُہی سرفروشانِ احمدیت جو اس عظیم الشان ہستی کی اطاعت کا جوأ بصد افتخار اپنی گردنوں پر رکھ چکے ہیں جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ "وُہ اولو العزم ہو گا"۔ اور پھر یہی وُہ مجاہدین ہیں۔ جو مرکزِ عیسائیت میں ہر روز پانچ دفعہ اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے فلک بوس کلیساؤں کو متزلزل کرتے۔ اور وہاں کے رہنے والوں کو پیغام اسلام دیتے ہیں۔

آج کہاں ہیں اسلام اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا ادعا کرنے والے احرار؟ اور کن اشغال میں مشغول ہیں ملتِ اسلامیہ کی ہمدردی کا دم بھرنے والے اشرار۔ یہی نا۔ کہ اگر ایک طرف ان میں سے شہسوارِ عرصۂ ملت فروشی اپنے عافیت خانہ میں بیٹھا لیلائے وزارت سے ہم آغوش ہونے کے لئے وظیفہ خوانی کر رہا ہے۔ تو دُوسری طرف نہنگِ لجۂ شریعتِ احرار کسی محفلِ عیش و نشاط میں محو بیٹھے ہوئے مرغ اور بریانی کی خوابیں دیکھ رہا ہے۔ اور پھر طرہ یہ کہ ان اشغال کے ندامت آفرین تصوّر سے ایک قطرۂ انفعال بھی ان کی جبین پر نمودار نہیں ہوتا۔

ہر وُہ شخص جس کے دل میں عقل و فہم کا ایک ذرہ بھی موجود ہے سمجھ سکتا ہے۔ کہ کون جانی اور مالی قربانی کرتے ہوئے تبلیغ و اشاعتِ دین میں لگے ہوئے ہیں۔ اور کون نہ صرف یہ کہ اس فریضہ سے قطعاً غافل ہیں۔ بلکہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے ان کی رہی سہی طاقت کو زائل کرنے۔ اور ان کی تخریب میں معروف ہیں۔ ایک ہوشمند انسان کو احمدیت کی صداقت پرکھنے کے لئے یہی ایک چیز کافی ہے۔

اس موقعہ پر ہم احمدی جماعت کو بھی مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ اے احمدی جماعت! خدا نے تجھے اس وقت دُنیا کی ظلمت اور تاریکی کو نور اور روشنی سے بدلنے۔ اور اہلِ عالم کو اس چشمۂ ہدایت سے جو خدا تعالےٰ نے تجھے دیا ہے۔ بہرہ اندوز کرنے کے لئے چن لیا ہے۔ پس تو اس سعادتِ لازوال پر خوش ہو۔ اور ہر قسم کی جانی اور مالی قربانیوں کے لئے پہلے سے زیادہ حوصلہ اور جرأت کے ساتھ کمربستہ ہو جا۔ اور اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو اور بھی زیادہ تیز کر دے۔ تا کہ دُنیا ایک بار پھر آستانہ الٰہی پر اپنے سرِ نیاز کو جھکا دے۔ اور اسی نور سے منور ہو جائے جو تو نے جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کرنے اور آپ کی غلامی میں داخل ہونے سے پایا ہے۔ پس تمام احمدی احباب کا فرض ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام کمزوریوں کو دور کر دیں اور اپنے آپکو ان قربانیوں کے لئے تیار کریں جو انہیں آئندہ پیش آنے والی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے نام پر جان اور مال غرضیکہ ہر چیز قربان کرنے کی سعادت انہیں کے حصہ میں لکھی گئی ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے واضح ارشادات کے مقابلہ میں غیر مبایعین کا مخالفانہ رویہ

نخوت خود پسندی اور خود اختیاری کے افسوسناک مظاہرات

(۱)

روحانی سلسلے بھی اپنے اندر عجیب شان رکھتے ہیں۔ ہر شخص جو ان میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے انجام کا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو الا ماشاء اللہ۔ اسی لئے کئی لوگ جو ان سلسلوں میں داخل ہوتے ہیں کسی قدر محنت و کوشش سے کام بھی کرتے ہیں۔ مگر چونکہ ان کی نطرت میں کوئی ناپاک مادہ مخفی ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کسی موقعہ پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور انہیں ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔

بلعم باعور کا واقعہ

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واتل علیہم نبأ الذی آتینٰہ آیٰتنا فانسلخ منہا فاتبعہ الشیطٰن فکان من الغاوین۔ ولو شئنا لرفعنٰہ بہا ولٰکنہ اخلد الی الارض واتبع ھواہ۔ یعنی اے رسول! تو ان لوگوں کو اس شخص کا حال سُنا جسے ہم نے بعض آیات دیں۔ مگر اس نے ان سے فائدہ نہ اٹھایا۔ اس لئے شیطان اس کے پیچھے پڑا۔ اور وہ شخص گمراہ ہو گیا۔ اگر ہم چاہتے۔ تو اسے بلند رتبہ بخشتے۔ مگر وہ زمین کی طرف جھک گیا۔ اور اپنی خواہش نفسانی کا پیرو بنا اس آیت قرآنی سے ہمیں معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ کہ انہیں اللہ تعالےٰ کی آیات سے بھی حصہ ملتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ بھی چاہتا ہے۔ کہ وہ اس کی طرف آئیں۔ مگر چونکہ ان میں اللہ تعالےٰ کی پاک محبت جاگزین نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ الٰہی مشیت پر اپنے خیالات و خواہشات کو ترجیح دیتے اور انہیں ہی مقدم کرتے ہیں اس لئے انہیں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور اس طرح وہ سعادت ابدی سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پطرس کا نمونہ

اناجیل اربعہ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰؑ کو پطرس پر بڑا اعتماد تھا۔ حتیٰ کہ آپ نے ایک دفعہ اُسے فرمایا۔ کہ اے شمعون تیرا نام پطرس ہے۔ کیونکہ یہ پتھر میرے کلیسیا کی بنیاد ٹھہرے گا۔ دوسری جگہ اسے بہشت کی چابیاں بھی دینے کا وعدہ کیا۔

وہ پطرس جو بقول حضرت مسیح علیہ السلام آپ کی کلیسیا کا بنیادی پتھر قرار پانے والا تھا۔ جسے بہشت کی چابیاں ملنے والی تھیں تعجب ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے یہ اقرار کر کے کہ میں آپ پر اپنی جان و مال قربان کرنے کو تیار ہوں۔ آپ پر لعنت بھیجتا ہے۔ اور منکرین مسیح کے سامنے یہاں تک کہہ دیتا ہے۔ کہ میں اس (مسیح) کو جانتا تک نہیں۔ کہ یہ کون شخص ہے۔ اس طرح اس کا قدم بھی پھسل گیا۔ گو وہ بعد میں پچھتایا بھی تاہم یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعض وقت ان لوگوں کو بھی ابتلا آجاتا ہے۔ جو بڑے سمجھے جاتے ہیں۔

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح

اسی طرح عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہمارے آقا سید الاولین والآخرین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی تھا۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتا تھا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب تک کسی شخص پر اعتماد نہ ہو۔ ایسا مہتم بالشان کام اُس کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔ پس آپؐ کا اسے کاتبِ وحی مقرر کرنا اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ آپؐ اسے قابل اعتبار سمجھتے تھے۔ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ جب آپؐ نے اسے سورۂ مومنوں کی ابتدائی آیات لکھنے کو کہا۔ اور ثم انشأناہ خلقاً آخر پر پہنچے۔ تو اس کے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ کلمات بھی لکھ دو۔ کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی وحی کا حصہ ہے اگر وہ کوئی سعید الفطرت اور سلیم القلب انسان ہوتا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح اس بات کو فخر سمجھتا۔ کہ اس کے اور اس کے رب کے کلام میں توافق ہو گیا۔ اور وہ بھی فخریہ حضرت عمرؓ کی طرح کہہ سکتا۔ کہ وافقت ربی۔ مگر اس ایک جملہ نے جو اس کے منہ سے اتفاقاً نکل گیا۔ جو اس کی سعادت کا موجب قرار پاسکتا تھا۔ الٹا اس کے لئے شقاوت و بدقسمتی کا موجب ہوا۔ حتیٰ کہ اس نے کہا۔ کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سچا ہے تو مجھے بھی سچا تسلیم کرو۔ کیونکہ میں بھی ویسا ہی کلام پیش کرسکتا ہوں جیسا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

اسی ایک امر نے اُسے ایمان و تعلق بالرسول سے محروم کر دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس کا وہ اعتماد جاتا رہا جو اسے پہلے حاصل تھا۔

اللہ تعالےٰ کی قدیم سنت

انبیاء علیہم السلام کی تواریخ مقدسہ میں ایسے لوگوں کے حالات پڑھکر ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا یہ ایک سنت قدیمہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انبیاء کے بعض بڑے بڑے مصاحبوں اور بظاہر قابل اعتبار لوگوں کی جو اپنے اندرونہ کو ہر طرح کی کدورت سے صاف نہیں کرتے اپنی درگاہِ عالی سے ردّ کر دیتا ہے۔ تا یہ بات بپایہ ثبوت پہونچ جائے۔ کہ ظاہری تعلق کوئی ایسی قابل قدر چیز نہیں۔ جب تک کہ اندرونی تعلق پختہ اور پاک نہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان اولی الناس بی المتقون کہ لوگوں میں سے میرا سب سے زیادہ قریبی وہ شخص ہے۔ جسے اندرونی پاکیزگی اور تقوےٰ حاصل ہو۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا فرمان پہنچتا ہے۔ کہ انہ لیس من اہلک انہ عملٌ غیر صالح کہ اے نوح! تیرا یہ نافرمان بیٹا درحقیقت تیرے اہل سے نہیں۔ کیونکہ یہ عمل صالح نہیں رکھتا۔

پس اگر تو ظاہری اور باطنی دونوں تعلق ہوں۔ تو پھر نورٌ علیٰ نور ہوتا ہے۔ ورنہ باطنی تعلق کو روحانی سلسلوں میں ظاہری تعلق پر ترجیح ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" طبع دوم صفحہ ۸۷ پر لکھتے ہیں:۔ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس لئے نہیں بھیجا۔ کہ جسمانی فرزند بھی اس کے ہوں۔ اور آپ کا کوئی سلسلہ نسب جسمانی بھی چلے۔ بلکہ ہم نے تو اس کو آخری نبی بنایا ہے۔ تاکہ اس کی روحانی اولاد کا سلسلہ کبھی دنیا میں منقطع نہ ہو۔ اور چونکہ آپ کو ایک وسیع سلسلہ اولاد روحانی کا دیا گیا ہے۔ اس لئے اور اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کہ جسمانی اولاد اور جسمانی تعلقات کچھ چیز نہیں۔ ہم نے اس کو تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بنایا۔ گویا خدا کی نظر میں یہ تعلقات کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ ورنہ ایسا عظیم الشان انسان جس کو آخری نبی بنا کر اللہ تعالےٰ نے اس کے روحانی فرزندوں کا سلسلہ قیامت تک وسیع کیا۔ اور لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں روحانی فرزند عطا فرما دیئے۔ تو اگر اسکی نظر میں جسمانی فرزندیت کی کچھ وقعت ہوتی۔ تو یہ بھی دے دیتا"

اگر اس عجیب فلسفہ کو تسلیم کر لیا جائے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو روحانی فرزندوں کا سلسلہ عطا فرما کر جسمانی فرزندوں سے محروم رکھا گیا۔ کیونکہ جسمانی فرزندیت کوئی چیز ہی نہیں تو سوال ہوتا ہے۔ کہ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چار یا پانچ فرزند نرینہ کیوں عطا فرمائے گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو انکی وفات سے کیوں ھم و غم لاحق ہوا۔ کیا آپ کو علم نہیں تھا۔ کہ جسمانی فرزندیت کوئی چیز ہی نہیں۔ اور اس کے مقابل روحانی فرزندیت کا ایک غیر منقطع سلسلہ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔

پھر اگر جسمانی فرزند نہ عطا کرنیکا یہی فلسفہ ہے تو چاہئے تھا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جن کا روحانی سلسلہ منقطع ہونیوالا تھا جسمانی سلسلہ فرزندیت سے محروم نہ کئے جاتے: یہ ایک الگ مستقل بحث ہے۔ نہ معلوم مولوی محمد علی صاحب کو اس جسمانی فرزندیت کی بیقدری کے اظہار کی کیا ضرورت پیش آئی۔ فی الحال میرا مدعا اس امر کو ثابت کرنا ہے۔ کہ ظاہری تعلق روحانی تعلق کے بغیر اسقدر عزت و وقعت نہیں رکھتا جتنی کہ اسے باطنی تعلق کی معیت میں حاصل ہوسکتی ہے اور وہ مولوی صاحب موصوف کے کلمات سے بوضاحت ثابت ہے

معتمد اور منافق

خدا تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں ہمارے لئے ایک روحانی مصلح کو مامور فرمایا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ۔ جنہوں نے آپ سے حقیقی تعلق قائم کیا۔ اور دل سے آپ کی اطاعت کی۔ مگر جہاں ایسے لوگ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اس مرسلِ یزدانی کی صحبت سے حقیقی فیض حاصل کیا۔ وہاں ایسے لوگ بھی تھے۔ جو آپ سے ظاہری تعلق تو رکھتے تھے۔ مگر ان کا باطنی تعلق ایسا مضبوط نہ ہوا۔ جو قائم رہ سکے۔ میرے نزدیک مولوی محمد علی صاحب بھی اس آخری فریق میں شامل ہیں۔ آپ اپنی ایک کتاب مسمی "حقیقتِ اختلاف" کے صدا پر لکھتے ہیں کہ

"معتمد اور منافق"

لیکن اگر اسی بات کو وہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح پر پیش کر کے تحقیق کرتے۔ تو ان کا یہ عقدہ حل ہو جاتا۔ کیا "کاتب وحی اور منافق" ان کو عجیب بات معلوم ہوتی ہے؟ اگر کہا جائے۔ کہ وہ ایک صالح شخص تھا۔ مگر بعد میں اس پر ابتلا آیا۔ اور وہ پھسل گیا۔ تو یہی بات ہماری طرف سے اپنے سوال کے جواب میں سمجھ لیجئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رویا و کشوف سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں کہا آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (جون ۱۹۰۶ء بحوالہ تذکرہ ص ۶۲۸)

اس میں مولوی صاحب موصوف کو پہلے صالح قرار دیا گیا۔ مگر ساتھ ہی بتایا گیا۔ کہ ایک زمانہ وہ آئے گا۔ کہ جب یہ غیر حقیقی صلاحیت بھی جاتی رہے گی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "آئینہ صداقت" ص ۱۲۱ پر تحریر فرمایا۔ کہ:۔

"ہر ایک روحانی سلسلہ میں کچھ لوگ ایسے بھی داخل ہو جاتے ہیں جو گو اس کو سچا سمجھ کر ہی اس میں داخل ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا فیصلہ سطحی ہوتا ہے۔ اور حق ان کے دل میں داخل نہیں ہوا ہوتا۔ ان کا ابتدائی جوش بعض دفعہ اصل مخلصوں سے بھی ان کو بڑھ کر دکھاتا ہے۔ مگر ایمان کی جڑیں مضبوط نہ ہونے کی وجہ سے ہر وقت خطرہ ہوتا ہے۔ کہ وہ مرکز سے ہٹ جائیں۔ اور حق کو پھینک دیں۔ ایسے ہی چند لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلے میں داخل ہوئے اور ان کی وجہ سے اور بہت سے لوگوں کو بھی ابتلا آیا۔"

یؤخذ المرء باقرارہ

ممکن ہے مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو میرے یہ فقرات ناگوار گزریں۔ اور وہ یہ سمجھیں۔ کہ ہم سے حسد و کینہ رکھنے کی وجہ سے ایسا لکھ رہا ہے۔ حاشا و کلا۔ خدا شاہد ہے۔ ہمیں مولوی صاحب موصوف یا ان کے رفقاء سے کوئی ذاتی عناد و کینہ ہرگز نہیں۔ مگر چونکہ انہوں نے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو برا بھلا کہا۔ اور یہیں تک نہیں۔ بلکہ قادیان کو جو الہام میں دارالامان قرار دیا گیا ہے (نزول المسیح ص ۲۳۲) اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "عدل اور ایمان پھیلانے کا ہیڈ کوارٹر ہوگا" (ازالہ اوہام ایڈیشن اول حاشیہ ص ۷۶) حضرت محمود سلمہ الودود کی دشمنی میں دمشق قرار دے دیا۔ (عقائد احمدیہ مصنفہ سید مدثر شاہ گیلانی پیغامی ص ۲۰)

اس لئے ضروری تھا۔ کہ انہیں جہاں تک ہو سکتا سمجھایا جاتا۔ اور بتایا جاتا۔ کہ آپ لوگ ٹھوکر کھا چکے ہیں:۔

مولوی محمد علی صاحب اپنی "معرکۃ الآراء" تصنیف "النبوۃ فی الاسلام" میں ایک معیار ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ "مسیح موعود (علیہ السلام) کی پیروی کا دعوے کر کے مسیح موعود کے پیش کردہ معنوں کو قبول کرنے سے انکار کرنا پیروی کے دعوے کو باطل کرتا ہے۔" (ص ۲۳۱)

یہ الفاظ واضح ہیں۔ اور صاف بتاتے ہیں کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ معنوں کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیرو ہی نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک مسیح موعود کی حیثیت

اس معیار کے معلوم ہو جانے کے بعد کہ کون شخص مسیح موعود کا پیرو کہلانے کا مستحق ہے اور کون نہیں۔ آؤ اب یہ معلوم کریں کہ اصولی طور پر مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ معنی واجب التسلیم ہیں۔ یا نہیں۔ اگر تو مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ معنی کو بغیر رد و کد قبول کرتے ہوں۔ اور اس میں کسی قسم کے تنازع کی گنجائش نہ رکھتے ہوں۔ تو آپ واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو کہلانے کے مستحق ہیں۔ لیکن اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تنازع کو جائز قرار دیتے ہوں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تنازع کی صورت میں قرآن و حدیث حکم ہوں گے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی ایسے امور صادر ہو سکتے ہیں۔ جو قرآن کے خلاف ہوں۔ تو یقین جانو۔ کہ مولوی صاحب کی وہ صلاحیت بھی ہرگز قائم نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھی۔ اور ہم یہی کہہ سکیں گے کہ مولوی صاحب صالح تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی صاحب اپنی کتاب "مسیح موعود" ایڈیشن دوم ص ۵۸ کے حاشیہ پر نوٹ دیتے ہیں۔ کہ "ابن مریم (موعود) کی حیثیت اس امت کے اولو الامر کی ہوگی نہ نبی کی"

مطلب یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اولو الامر میں سے ایک ہیں۔ اور پھر اولو الامر کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں کہ "گو اولو الامر کی اطاعت کا حکم بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ دیا ہے۔ مگر جب تنازع واقع ہو۔ تو اس صورت میں رجوع صرف اللہ اور رسول کی طرف ہے۔ یعنی قال اللہ اور قال الرسول کی طرف یا قرآن و حدیث کی طرف۔ پس کتنا ہی کوئی عظیم الشان اولو الامر اس امت کے اندر کیوں نہ ہو۔ بصورت تنازع آخری رجوع صرف قرآن و حدیث کی طرف ہوگا" ("مسیح موعود" ص ۲۳)

اس عبارت سے واضح ہے۔ کہ مولوی صاحب مذکور کے نزدیک خواہ کتنا ہی کوئی عظیم الشان اولو الامر ہو۔ تنازع کی صورت میں وہ حکم نہیں ہوگا بلکہ صرف قرآن و حدیث ہی حکم ہوگا۔ کیا ان الفاظ میں اس بات کا اقرار نہیں۔ کہ بصورت تنازع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف رجوع کی ضرورت ہی نہیں۔ کاش۔ مولوی صاحب یہ سمجھتے کہ اگر ہر ایک شخص قرآن و حدیث کو صحیح طور پر سمجھنے کی توفیق پاتا۔ تو آج اس قدر تنازعات پیدا ہی کیوں ہوتے۔ وہ بتائیں۔ تو سہی کہ وہ تنازعات جو اس زمانہ میں خود قرآن و حدیث کے متعلق پیدا ہیں۔ ان کا خدا تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا علاج بتایا ہے؟ اگر وہ دوبارہ قرآن و حدیث کو پیش کر دیں۔ تو یاد رکھیں کہ پھر ان تنازعات کا کوئی فیصلہ نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ تنازعات قرآن کریم اور حدیث ہی کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ پس ان تنازعات کو دور کرنے کا یہی ایک طریق تھا۔ کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے کوئی حکم و عدل بھیجتا۔ جو قرآن کریم کا صحیح مفہوم ہمارے سامنے پیش کر کے اپنے فیصلہ ناطق سے سب تنازعات مابین کو ختم کر دیتا۔ سو وہ آیا۔ اور اس نے اعلان کیا۔ "میں خدا کا ظلی اور بروزی طور پر نبی ہوں۔ اور ہر ایک مسلمان کو دینی امور میں میری اطاعت واجب ہے۔ اور مسیح موعود ماننا واجب ہے۔ اور ہر ایک جس کو میری تبلیغ پہنچ گئی ہے۔ گو وہ مسلمان ہے۔ مگر مجھے اپنا حکم نہیں ٹھہراتا۔ اور نہ مجھے مسیح موعود مانتا ہے۔ اور نہ میری وحی کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ وہ آسمان پر قابل مواخذہ ہے۔ کیونکہ جس امر کو اس نے اپنے وقت پر قبول کرنا تھا۔ اس کو رد کر دیا۔" (تحفۃ الندوہ ص ۴)

حکم کے عربی میں یہی معنے ہیں کہ جو وہ فیصلہ دے۔ وہ قبول کیا جائے خواہ وہ کسی کی مرضی اور فہم کے مطابق ہو۔ یا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے متعلق کیا فرماتے ہیں

حکم کے معنی جو از روئے لغت میں نے اوپر درج کئے ہیں۔ اسی کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے کلام سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت۔ خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو۔ کہ وہ مجھ میں سے نہیں کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔" (اربعین ص ۲۳ حاشیہ)

ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ "ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے"

پر غور کرو۔ اور ادھر مولوی محمد علی صاحب کے ان الفاظ پر غور کرو۔ جن میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک اولوالامر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "اس امت میں اولوالامر کی اطاعت بھی ایک شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول۔ اگر اولوالامر کے ساتھ تنازع ہو۔ تو پھر اس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ" (النبوۃ فی الاسلام ص۳۷) تو صاف معلوم ہوگا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی تنازع جائز ہے۔ اور اس صورت میں خدا اور رسول کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔

ببیں تفاوتِ رہ از کجا است تا بکجا

پیغام صلح اور حضرت مسیح موعودؑ

مولوی صاحب کے اس خیال کا آپ کے رفقاء پر یہ اثر ہوا۔ کہ انہوں نے علی الاعلان اخبارات میں یہ شائع کرنا شروع کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہر اسلامی مسئلہ میں فیصلہ ناطق نہیں۔ بلکہ آپ سے اختلاف رکھنا یا بالفاظ دیگر تنازع جائز ہے۔ چنانچہ پیغام صلح ۱۲/۱۵ مئی ۱۹۱۸ء میں صاف لکھا ہے۔ کہ:۔

"آپ کی حیثیت ایک اولوالامر کی تھی جس کے متعلق قرآن کریم کا صاف حکم ہے۔ کہ فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول آپ کے بعد فہم قرآن بند نہیں ہوگیا۔ اجتہاد کا دروازہ کھلا ہے۔ اور جس بات میں آپ مامور نہیں تھے۔ اس میں آپ کے خیال سے اگر کوئی شخص اختلاف کرتا ہے۔ تو یہ ناجائز نہیں۔ حکم و عدل کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہر بات اور ہر اسلامی مسئلہ میں آپ حکم و عدل ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے۔ تو پھر تو امن ہی اٹھ جاتا ہے"

"پیغام صلح" کے ان الفاظ کو ایک طرف رکھو۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو پڑھو۔ کہ "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے" تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ "اہل پیغام" واقعی اس وقت نخوت و خود پسندی اور خود اختیاری میں مبتلا ہیں۔ ورنہ وہ ہزار لعنت بھیجتے اس فہم اور اجتہاد پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلہ کے خلاف ہے۔ مگر افسوس یہ لوگ بے دھڑک اپنے اجتہادات اور افہام پر بھروسہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صریح فیصلوں کو ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اور نہیں دیکھتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو صریح الفاظ میں فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"ہر مسلمان کو دینی امور میں بری اطاعت واجب ہے" (تحفۃ الندوہ ص۴)

مگر پیغام صلح نے سچ کہا۔ کہ "اگر ہر بات اور ہر اسلامی مسئلہ میں آپ کو حکم و عدل مانا جائے" تو پھر "اہل پیغام" کے لئے تو امن اٹھ جاتا ہے" اس لئے وہ آپ کو ایسا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہی وہ سوراخ ہے۔ جس میں اصل پیغام کو سر چھپانے کا موقعہ ملتا ہے۔

خاکسار محمد صادق مولوی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ (پونچھ۔ کشمیر)

البیان الوفی فی معنی التوفی

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو، کی اشاعت ماہ ستمبر و اکتوبر میں ایک نہایت ہی جامع مضمون شائع ہوا ہے جس میں لفظ توفی کے متعلق تحقیق اور تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ توفی کے اصل معنے امانت ہیں نہ کہ آسمان پر اٹھانا۔ اس ضمن میں مخالفین سلسلہ کی طرف سے جس قدر شبہات پیش کئے جاتے ہیں ان سب کا معقول رنگ میں ازالہ کیا گیا ہے چونکہ یہ مضمون نہایت جامع اور مدلل ہے۔ علاوہ ازیں ان تمام مخالفانہ تحریرات کے مکمل جواب کا حامل ہے۔ جو سیف چشتیائی۔ شمس الہدایۃ فی حیات المسیح۔ کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ۔ الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح۔ تائید الاسلام ص۴۴ المظفر الرحمانی۔ مسلم پاکٹ بک اور محمدیہ پاکٹ بک۔ وغیرہ میں لفظ توفی کے خلاف شائع ہو چکی ہیں۔ اس لئے احباب کو چاہئے۔ کہ ۴ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ رسالہ دفتر مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان سے منگوالیں۔ تاکہ مناظرات وازدیاد معلومات میں ان کے کام آسکے۔

احمدیہ مشن بوڈاپسٹ (ہنگری) کی ماہوار تبلیغی رپورٹ

سات افراد اللہ تعالیٰ کے فضل سے داخل اسلام ہوئے

(از چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی احمدی مجاہد مقیم بوڈاپسٹ)

دلچسپ مذہبی سوالات

اگست کے مہینہ میں چار دفعہ انگلش سوسائٹی میں تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اس سوسائٹی کے تمام ممبر جرنیل۔ کرنل۔ بیرن اور جج یا بیرسٹر اور ان کی بیویاں ہیں۔ اس کے پریذیڈنٹ General Kayshimb Karoly ہیں۔ میرے ایک دوست Colonel Vary Wascl-gartener مجھے اس سوسائٹی میں لائے تھے۔ یہ تمام لوگ میرے ساتھ اس قدر مانوس ہو چکے ہیں۔ کہ سنٹر کی کرسی میرے لئے ریزرو کر دی گئی ہے۔ اور ہر جمعہ کی شام کو دلچسپ مذہبی سوالات ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے تسلی بخش جواب دیئے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز یا سن رائز یا ہنگری کے اخبار جن میں میرے متعلق مضامین وغیرہ ہوتے ہیں۔ ان کا سب بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ عیسائیت کی ناقابلِ فہم و عمل تعلیم کا سب کو اعتراف ہے اس لئے گفتگو عموماً "ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت" اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے سرینگر (کشمیر) میں فوت ہونے کے متعلق ہوتی ہے۔ عموماً سوال کرنے والی دو فاضل ڈاکٹر عورتیں Mrs. General Stanlnovics اور Nemeth Felicitas ہیں۔ عام طور پر مذہبی گفتگو میں ہنگری کی عورتیں مردوں سے زیادہ دلچسپی لیتی ہیں۔

حضرت بدھ اور حضرت عیسےٰ کی تعلیم میں مطابقت

دو دفعہ Cultured Friends Society میں شامل ہوا۔ یورپ کے مشہور مصنف Baron Hatvany اور Szimonedesz Lewis کے لیکچر ہوئے۔ اول الذکر کا لیکچر Budha and Christ کے متعلق تھا لیکچر کے بعد مجھے اعتراضات کا موقعہ دیا گیا۔ اور سوسائٹی کے پریذیڈنٹ Mr. George Block سوالات و جوابات کا ترجمہ ہنگری میں کر کے حاضرین کو سناتے رہے۔ خاکسار نے بتایا۔ کہ یورپ کے لوگ حضرت بدھ اور حضرت عیسےٰ علیہما السلام کی تعلیم کو ایک جیسا دیکھکر حیران ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کے ذریعہ دنیا پر روشن کر دیا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت بدھ کی پیشگوئی کے مطابق ہندوستان میں آئے۔ اور وہاں بدھ کے پیروؤں نے ان کو قبول کیا۔ اس وجہ سے بدھ مذہب میں حضرت عیسےٰ السلام کی تعلیم اور بدھ علیہ السلام کی تعلیم آپس میں خلط ملط ہو گئیں۔ یہ مباحثہ کی صورت دو گھنٹے جاری رہی میں نے سوال کیا۔ کہ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں۔ تو اور کہاں ہے؟ اس کے جواب میں Dr. Szimonedes نے کہا۔ کہ میرے خیال میں احمدیوں کا نظریہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور اگرچہ میں نے اپنی کتاب Primitive and Cultural Religions کے صفحہ ۲۴۹ پر کئی سال پہلے احمدیوں کے اس نظریہ کو محض Legend قرار دیا تھا۔ مگر آج میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ "reality" ہے۔ اور اگر مجھے احمدیت کا مزید لٹریچر پڑھنے کا موقع ملا۔ تو میری آئندہ تصنیف میں شاید اس امر کا اعتراف موجود ہوگا کفارہ اور حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کے متعلق فاضل لیکچرار نے کہا۔ کہ گو میں عیسائی ہوں۔ لیکن کفارہ تثلیث اور مسیح کے آسمان پر زندہ جانے کا میں قائل نہیں ہوں۔

ڈاکٹر موصوف کو بعد میں سلسلہ کا لٹریچر دیا گیا۔ اور جب پروفیسر ہاکی Tapay ایڈیٹر اخبار Pesti Naplo نے اسلام پر اعتراضات لکھ کر میرے نام خط شائع کیں۔ اور خاکسار نے بھی جواب لکھ کر ہنگری میں ترجمہ کرا کے معززین کو بھیجا اور اخبار میں شائع کرایا۔ اور مذہبی کانفرنس کا چیلنج دیا۔ اور انعام بھی ۵۰۰۰ پینگو مقرر کیا۔ اور اسلام کی طرف منسوب کردہ افتراؤں کے ہر حصہ پر ۲۰۰ پینگو انعام کے طور پر دینے کا وعدہ شائع کیا۔ بشرطیکہ مسٹر Tapay یہ منسوب کردہ باتیں قرآن مجید سے پیش کر سکے۔ تو اکثر Szimonedesz نے مجھے خط لکھا۔ کہ آپ کا چیلنج قبول کرنے کی عیسائیوں کو جرأت نہ ہوگی۔ علاوہ ازیں پانچ پانچ بیماروں کو دعا کے ذریعہ تندرست کرنے کا چیلنج تو فیصلہ کن ہے۔ اگر آپ کو میری خدمات کی ضرورت ہے۔ تو میں سچائی کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہوں میں نے مفصل جواب بطور ٹریکٹ شائع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر پروفیسر ہاکی Tapay نے خط کا جواب لکھ کر بھیجا کہ "آپ کے جوابات تسلی بخش اور یقین کی حد تک پہونچانے والے ہیں۔ میرے آباؤ اجداد بھی ترک مسلمان تھے۔ مجھے بھی اور آپ کو بھی ایک خدا پر ایمان ہے اور تمام نبیوں کی ایک ہی تعلیم ہے۔ اور ہر عقلمند انسان آپ کے پیشکردہ عقلی اور علمی معیار کے مطابق زندگی کے حالات کا جائزہ لیتا ہے۔ میں آپ کی سپرٹ کی تعریف کرتا ہوں اور افسوس کرتا ہوں۔ کہ خاص وجوہات کی بنا پر آپ کا دلچسپ جواب Pesti Naplo میں شائع نہیں کر سکتا۔"

خاکسار کا جواب ۳۰ صفحوں پر مشتمل تھا اس کا ترجمہ مسٹر Khalid Pongo نے کیا۔ اور اب جس کو یہ مفصل خط پڑھنے کو دیتا ہوں۔ وہ اسلام قبول کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مسٹر Foyta Istvan نے بیوی بچوں سمیت اسلام قبول کیا۔ اور یہ پانچوں افراد تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہیں۔ مسٹر Foyta خود Touring office کے ڈائرکٹر ہیں۔ اس خاندان کے بیعت کرنے والے اصحاب کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ Mr. Foyta Istvan Nasir, Mrs. Foyta (margaret) Miss Foyta (Edith) and Mr. Foyta Tibor

حلقہ بگوش احمدیت ہونیوالے

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ Mr. Foyta Nasir ملک ہنگری کی سب سے منظم سوسائٹی Turan کے جنرل سکرٹری ہیں Union. اور تقریباً دو صد قصبوں میں اس یونین کی شاخیں ہیں۔ جن کے ذریعہ سلسلہ کا لٹریچر ہنگری میں ترجمہ کرا کے چھ ماہ کے اندر اندر انشاء اللہ ہنگری کے ہر سمجھدار انسان تک پہنچایا جائے گا۔

Mr Foyta کے ایک معزز دوست Mr. Csorba Miklos Salim نے بھی ان کے ساتھ ہی اسلام قبول کر کے بیعت کے خطوط حضرت امیر المومنین کے حضور بھجوا دیئے ہیں۔ یہ صاحب آئندہ سال بیرسٹری کا کورس ختم کرنے والے ہیں۔ شروع ماہ اگست میں میڈم Aramlna Kulafta جو کہ بوسنیا و ہرزگوینا کے سابق گورنر Kulafta کی صاحبزادی ہیں۔ کئی زبانوں کی ماہر ہیں۔ انہوں نے احمدیت قبول کر کے بیعت کا خط حضرت اقدس کے حضور لکھ دیا۔

سکرٹری انجمن ہذا Mr Khalid Pongo اگرچہ اپنے گاؤں Bakle میں اور سنبھال میں ایک ایک ماہ رہے مگر بذریعہ ڈاک روزانہ ترجموں کا کام کرتے ہیں۔ اور ان دونوں گاؤں میں دن رات تبلیغ میں بھی مصروف رہے۔ کل کے خط میں انہوں نے اطلاع دی ہے۔ کہ پروفیسر Wallace Bush جو کہ Sarospatak کالج میں انگریزی کے پروفیسر ہیں۔ اور ہم وقتاً فوقتاً ان کو لٹریچر بھجواتے رہتے ہیں۔ وہ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں۔ اور بعض شکوک کے ازالہ کے لئے مجھے وہاں آنے کی درخواست کرتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ہے۔ کہ جب ایک دو درجن حضرات اسلام کے قریب ہو جائیں اس وقت میں بھی پہونچ جاؤں گا۔

خواتین کے بعض سوالات کے جوابات

مورخہ دو اگست کو سخت گرمی تھی۔ ایک دوست مسٹر Bonnoov جو ایک بنک کے ڈائرکٹر ہیں۔ انہوں نے مجھے جزیرہ Horany پر آنے کی دعوت دی۔ وہاں امراء گرمیوں کی چھٹیاں گزارتے ہیں۔ وہاں نہانے اور تیرنے کے علاوہ عصر کی چائے پر چند معززین کو اسلام میں تعدد ازدواج کی فلاسفی سمجھائی۔ شام کو جہاز کے واپس ہونے سے پیشتر قریباً ساٹھ ستر عورتیں دیسی لباس دیکھ کر جمع ہو گئیں۔ اور ایک انگریزی دان لیڈی پروفیسر مسز Szent Istvany نے ترجمان بنکر ان کے سوالات اور خاکسار کے جوابات ہنگری و انگریزی میں سمجھائے سوالات عموماً "مغربی اور مشرقی عورت میں فرق" کے متعلق تھے۔ موضوع بڑا نازک تھا۔ مگر وہ جوابات سن کر اور میرے ہنگری زبان کے چند جملے سن کر بہت خوش ہوئیں۔ ایک عورت نے سوال کیا کہ کیا یہ ٹھیک ہے کہ اسلام عورتوں کی روح کو مردوں کی روح سے ناقص قرار دیتا ہے۔ کیونکہ ترک مسلمان چار سے بھی زیادہ بیویاں کر کے اُن سے جانوروں کا کام کھیتوں پہ لیتے تھے۔ اور خود حقہ پیتے رہتے تھے؟ میں نے جواب دیا کہ اسلام نے کسی روح کو ناقص قرار نہیں دیا۔ ہاں مردوں پر زیادہ فرائض عائد کر کے اور عورتوں کو زیادہ حقوق دے کر صنف نازک کو روحانی ترقی کے لئے مردوں کی نسبت زیادہ سہولتیں مہیا کر دی ہیں۔ آخر وہاں سے میری روانگی ہوتی۔ دوسرے دن جو اخبار Friss ujsag. دیکھا۔ تو اس میں یہ لکھا ہوا پایا۔ کہ "Az Hindu Horamyban" یعنی ایک ہندوستانی جزیرہ ہوران میں۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

اس عرصہ میں بوڈاپسٹ کے ۸۰ معززین کو لٹریچر بھجوایا۔ اور کئی حضرات کو انفرادی

طور پر ملاقاتوں اور دعوتوں میں ہندوستان اور سلسلہ احمدیہ کے حالات سنائے ۱۷۱ کو بذریعہ خطوط تبلیغ کی۔ اور ایک ہزار ٹریکٹ کے طور پر اخبار Fuggetlenseg کا صفحہ ۸ مضافات میں تقسیم کے لئے بھجوایا اس پرچہ میں میرا ایک انٹرویو تین کالموں میں تنظام سلسلہ احمدیہ کے متعلق شائع ہوا ہے یہ اخبار دو ہزار کی تعداد میں خرید کر لیا گیا تھا۔ اس عرصہ میں تین اور قابل ذکر پریس نوٹ خاکسار کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئے۔ پندرہ حضرات کو البانیہ میں دو حضرات کو رومانیہ میں ایک صاحب کو پیرس میں دو حضرات کو جنیوا میں اور دو عورتوں کو پولینڈ میں ٹریکٹ بھیجے۔

دو طالب علموں کو برلن میں اور ایک صاحب کو زیکوسلو دیکیا میں تین تین صفحوں کا ٹریکٹ Ahmadia Movement of Islam خود لکھ کر اور ٹائپ کرا کر بھجوایا۔ بعض معززین ہنگری نے ارسال کردہ لٹریچر پڑھنے کے بعد مزید تفصیلی کتب کا بذریعہ خطوط مطالبہ کیا جنمیں سے مندرجہ ذیل اصحاب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ہنگری کے سابق وزیر اعظم اور موجودہ وزیر داخلہ Baron Sigmund Perenyi, Colonel G. Petrichevich, Dr Takacs, Prof: Torom Lajos, Frank Kostyal of Tharno, Dr Hint چیف میڈیکل آفیسر اور پریذیڈنٹ Capt: Serebes یعنی Turani Tarsasag, Paikel Alajos وغیرہ وغیرہ Qultaba Committee کے ممبروں کو سلسلہ کی انگریزی اخبارات بھجوائی گئیں۔ میونسپل کمیٹی کے اعلیٰ افسروں کو خطوط و ٹریکٹ خود تیار کر کے ٹائپ شدہ بھجوائے۔

یہود سے گفتگو

یہودیوں کی دو سوسائٹیوں میں بھی دلچسپ گفتگو ہوئی۔ جس کا ذکر علیحدہ کسی مضمون میں کرونگا شہر بوڈاپسٹ میں ۳۰ فیصدی یہودی ہیں مگر ہنگری کے لوگ ان سے سخت نفرت کرتے ہیں غیر ممالک اور ہندوستان کے راجے مہاراجے موسم گرما کی وجہ سے سیر کے لئے بوڈاپسٹ تشریف لاتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے انگریزی سیٹ زیادہ سے زیادہ مجھے بھجوائیں۔ تاکہ مغربی ممالک کی لائبریریوں اور امراء و وزراء کو باقاعدہ طور پر تبلیغی لٹریچر بھجوا سکوں۔ میں ایک فہرست تیار کر رہا ہوں۔ جس کے ایک حصہ پر آئندہ ماہ میں عمل کرنے سے مغربی ممالک کے مشہور اداروں کے اعلیٰ افسروں اور حکومتوں کے وزراء تک سلسلہ کا لٹریچر بھجوایا جا سکے گا۔ اگر دوستیں کو چاہیئے کہ کام کی وسعت کا خیال کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ سیٹ انگریزی کتب کے ارسال فرماویں۔

ترک معززین سے ملاقات

ماہ اگست میں ترک معززین کے تین جتھے سیر و سیاحت کی غرض سے بوڈاپسٹ میں آئے ایک گروہ پروفیسروں کا تھا جس میں عورتیں بھی شامل تھیں Hortby Miklos Road پر نصف گھنٹہ تک اُن سے گفتگو فارسی زبان میں کی۔ ایک لیڈی پروفیسر نے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا فرق دریافت کیا۔ دوسرا گروہ اتوار کے دن طالب علموں کا شاہی محل اور بوڈا کی سیر کر رہا تھا۔ اور میں بھی ایک دوست Dr Nagy Fhiggins بیرسٹر کے ساتھ Major Bangen سے پارلیمنٹ میں ملاقات کر کے شاہی محل کو گیا۔ وہاں جرمنی سوئٹزرلینڈ۔ انگلستان۔ اور اٹلی کے سیاح بھی تھے۔ تقریباً تمام نے کیمرے تیار کر کے میرا دیسی لباس میں فوٹو لیا بعض کے پتے میں نے بھی حاصل کئے۔ اور انھیں تبلیغ کی۔

تیسرا گروہ اخبار نویسوں کا تھا جو ٹاؤن ہال میں Dr. Medricky سے ۲۴/۸ کو گفتگو کر رہا تھا میں بھی وہاں پہنچ گیا اور انھیں تبلیغ کی۔ Dr. Medricky

چونکہ بوڈاپسٹ میں جولائی و اگست میں گرمی ہونے کی وجہ سے رخصتیں تھیں اسلئے اکثر لوگ پہاڑوں میں یا دریا کے کنارے یا جھیلوں پر سیر و تفریح کے لئے ایک دو ماہ کے لئے چلے گئے تھے لیکن اب ستمبر کے آخری ہفتہ سے سوسائٹیاں خوب گرم ہوں گی۔ تبلیغ کا اصل کام اور نومسلموں کی دینی تعلیم و تربیت اور لیکچروں کا انتظام اخبار Buda Ma Ma میں ہفتہ وار احمدیت کے تبلیغی مضامین کی اشاعت۔ لائبریری کی تکمیل اور وسطی و مشرقی یورپ میں لٹریچر پھیلانے کا کام نہایت ہی اہم ہے احباب بخیا خاص دعاؤں سے میری مدد فرمائیں۔

جماعت احمدیہ گوجرہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

۷-۸ ستمبر کو جماعت احمدیہ گوجرہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ جلسے کا اعلان بذریعہ اشتہارات اور پوسٹر ز کر دیا گیا تھا۔ ارد گرد کے احباب جماعت بھی بہت کافی تعداد میں شامل ہوئے جن کے کھانے کا انتظام انجمن احمدیہ گوجرہ کی طرف سے تھا۔

پہلا اجلاس مورخہ ۷ ستمبر ۵ بجے شام سے ۷ بجے شام تک زیر صدارت مولوی دل محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولوی نعمت اللہ صاحب نے صداقت اسلام کے موضوع پر ایک پرجوش تقریر کی جس میں آپ نے اسلام کی صداقت کو مضبوط دلائل سے واضح کیا۔

اسی دن دوسرا اجلاس شام کے ½ ۸ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک زیر صدارت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری منعقد ہوا۔ جس میں مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل نے "احرار کے کاموں" پر ایک عالمانہ لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں آپ نے احرار کی سیاسی قلابازیوں پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ احرار کی ہنگامی تحریکات نے کس طرح مسلمانوں کو تباہ کیا۔ جو قدم بھی انھوں نے اٹھایا اپنی نفس پرستی کی خاطر اٹھایا۔ اور اس میں انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا تھا۔ لیکن کسی نے کوئی سوال نہ کیا۔ لوگ بہت اچھا اثر لے کر جلسہ گاہ سے اٹھے۔

مورخہ ۸ ستمبر پہلا اجلاس زیر صدارت مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے ۸ سے ۱۰ بجے تک "مسیح موعود کی آمد سے پہلے علماء کی حالت" کے موضوع پر ایک دلچسپ لیکچر دیا۔

دوسرا اجلاس بھی مسند کرۃ الصدر مولوی صاحب کی صدارت میں شام کے ۵ بجے سے ۷ بجے تک منعقد ہوا جس میں قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ سوالات کا بھی موقع دیا گیا۔ مگر صدائے برنخاست۔ اور جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔

تیسرا اجلاس زیر صدارت قاضی محمد نذیر صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولوی دل محمد صاحب نے ایک عالمانہ لیکچر احرار کے متعلق دیا۔

آپ نے "احرار کی اسلامی خدمات" کا تار و پود بکھیر کر رکھ دیا۔ اور اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اس دلچسپ انداز سے بیان کیں کہ دوست و دشمن عش عش کر اُٹھے۔

سامعین کی حاضری کم و بیش پانچ سو تھی۔ گوجرہ کی مذہبی فضا کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم یہ بات بیان کرنے میں مسرت محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے فضل و رحم کے ساتھ اس مرتبہ گوجرہ میں ہمارے اجلاس بہت کامیاب ہوئے ہیں اور پبلک پر بہت عمدہ اثر ہوا۔ پولیس کا انتظام بھی قابل تعریف تھا۔ جس کے لئے جناب خان غلام حیدر خان صاحب سب انسپکٹر پولیس و چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب حوالدار اور نیاز مت صاحب اوت کار خاص ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ (نامہ نگار)

ایک ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ "الوصیت" میں تحریر فرماتے ہیں :- "ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوئی ان کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ اور نیز ضروری ہوگا کہ کم سے کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں تو ان کو دور کر کے اجازت دے "۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ہدایت پر اچھی طرح عمل نہیں ہوتا۔ اسلئے بذریعہ اعلان احباب کو اسطرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

حصہ وصیت میں اضافہ

اپنی جائداد یا آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرنا کم از کم قربانی میں شامل ہے۔ احباب کو اس قربانی میں اور زیادہ ترقی کرنی چاہیئے۔ اس کے متعلق پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا اب بابو شمس الدین صاحب لنڈی کوتل نے اسکے مطابق اپنا حصہ وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ کر دیا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء دوسرے احباب کو بھی فاستبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے اپنے حصہ وصیت کو بڑھانا چاہیئے (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

قائدین احرار کا مسلم آزار بیان

مسلمان بادشاہوں پر ہندوؤں کے مندروں کو مساجد میں تبدیل کرنے کا شرمناک الزام

مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق قائدین احرار کی روش گرگٹ کی طرح رنگ بدل چکی ہے مسجد مذکور کے متعلق جو المناک واقعات ظہور میں آ چکے ہیں۔ ان کے بعض پہلو مجلس احرار کے زاویہ نگاہ سے خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ دنیا اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔ کہ جب لاہور کے مسلمانوں پر دہلی دروازے کے باہر گولیاں چل رہی تھیں۔ اور وہ اسلام کی شمع پر پروانے کی طرح قربان ہو رہے تھے۔ تو قائدین احرار ایک تماشائی کی حیثیت سے اس خونین منظر کو دیکھتے رہے۔ اس کے بعد وہ وقت بھی آیا کہ امیر شریعت احرار عطاء اللہ شاہ بخاری نے لاہور کی شاہی مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد ہزاروں مسلمانوں کے سامنے یہ کہا کہ مسجد شہید گنج پر سکھ حملہ آوروں کی ہر گینتی کی ضرب میرے قلب پر لگتی تھی پھر جب سشن جج لاہور مسجد شہید گنج کے متعلق اپنا فیصلہ سنا چکا۔ اور قائدین احرار کا یہ یقین حق الیقین کے درجہ تک پہونچ گیا۔ کہ مسلمان ہزار کوشش کریں۔ لیکن انہیں مسجد نہیں ملے گی۔ تو ان کے ایک معزز رکن مولوی مظہر علی صاحب نے صاف اور واضح الفاظ میں مسلمانوں سے علی الاعلان کہا۔ کہ تم مسجد شہید گنج کی بازیابی کا مطالبہ کرتے ہو۔ لیکن پہلے ہندوؤں کو ان کے وہ مندر دلوا دو۔ جن پر مسلمان قابض ہیں۔ الفاظ وہ نہیں ہیں۔ لیکن مفہوم یہی ہے

اظہر صاحب کی عجیب منطق

مولوی مظہر علی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایک اچھے پایہ کے قانون دان ہیں۔ لیکن سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ کونسی منطق ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے سلسلہ میں جس کا جھگڑا سکھوں سے چل رہا ہے قائدین احرار مسلمانوں سے مندروں کی واپسی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ مندر ہندوؤں کے ہیں۔ جن کا مسجد شہید گنج سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر مولوی مظہر علی صاحب کے نزدیک اس قسم کا مطالبہ ناگزیر ہے۔ تو انہیں مندروں کی بجائے مسلمانوں سے ایسے گوردواروں کی واپسی کا مطالبہ کرنا چاہیئے تھا جن پر فرزندان اسلام نے ایک عرصہ دراز سے مخالفانہ قبضہ جما رکھا ہے۔ پھر مولوی صاحب کو واقعات اور اعداد و شمار سے مسلمان بادشاہوں کی اس ظالمانہ حرکت پر روشنی ڈالنی چاہیئے تھی۔ کہ انہوں نے ہندوستان کے کون کون سے مقامات پر ہندوؤں یا سکھوں کے معابد کو جبراً مسجد میں تبدیل کر دیا۔

سست مدعی کا چست گواہ

لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ ہندوؤں کے مذہبی لیڈر تو اس معاملہ میں ہرگز مدعی نہیں بنتے۔ اور نہ تاریخی حقائق کی بناء پر انہیں مندروں کی واپسی کا مطالبہ کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے۔ لیکن اس خاموش بت پرست مدعی کے مقابلہ میں مسلمان گواہ سو گنا زیادہ چست نظر آتا ہے۔ اس کی اس حد سے زیادہ چستی نے خود ہندوؤں کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا ہے۔ اگر وہ اس کی حمائت کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اس پر چہ میگوئیاں کر رہے ہیں۔ تو حق بجانب ہیں۔ وہ اپنے مندروں کی واپسی یا حفاظت کے معاملہ میں کسی احراری لیڈر پر بھروسہ نہیں کر سکتے ❊

گینتی کی ضرب

قارئین یہ نہ سمجھیں کہ مسلمانوں سے مندروں کی واپسی کا مطالبہ کرنے والے صرف مولوی مظہر علی صاحب ہیں۔ بلکہ یہ مطالبہ مجلس احرار ہند یا جملہ قائدین احرار کا ہے۔ امیر شریعت احرار عطاء اللہ شاہ بخاری نے ہنگامی جذبہ سے متاثر ہو کر اس فقرہ سے سادہ لوح مسلمانوں کا دل مٹھی میں لے لیا تھا۔ کہ "ہر گینتی کی ضرب میرے قلب پر لگتی تھی"۔ لیکن خدا گواہ ہے قائدین احرار کے اس بیان نے کہ تم مسجد شہید گنج کا مطالبہ کرتے ہو۔ لیکن پہلے ہندوؤں کو ان کے مندر دلوا دو۔ جن پر مسلمان قابض ہیں۔ ان مسلمانوں کے دلوں پر سکھوں کی گینتی سے زیادہ کاری ضرب لگائی ہے۔ جو کونسلوں کی نشستوں کے لین دین کے معاملہ میں کسی صورت میں شہید گنج کا سودا کرنے کے لئے تیار نہیں

ایک حرام سودا

اس سے زیادہ بے دینی اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ہم محض دنیاوی مفاد کی خاطر غیر مسلموں سے اللہ کے گھر کا سودا کریں۔ احرار کی شریعت میں تو اس قسم کا سودا جائز ہو سکتا ہے۔ لیکن اسلام کی شریعت میں ایسا سودا مطلقاً حرام ہے۔ اور پھر سودا بھی اس مسجد کا جو تاریخی پہلو سے ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور جسے خود سشن جج لاہور سکھوں کے مخالفانہ پروپیگنڈا کے باوجود اپنے فیصلہ میں مسجد قرار دے چکا ہے۔ افسوس ہے کہ اسلامی انجمنوں نے احرار کے کفر بردار بیان کے خلاف اپنی ناراضگی اور غصہ کا اظہار نہیں کیا۔ انکی اس خاموشی اور بے نیازی نے قائدین احرار کے مذکورہ بیان پر مہر توثیق ثبت کر دی ہے۔ جب مرکزی مجلس احرار مسلمانوں سے مندروں کی واپسی کے مطالبہ پر مصر ہے۔ تو ماتحت مجالس کو اپنے مرکز سے انحراف کی کیسے جرأت ہو سکتی ہے۔ کیا مسلمانوں سے مندروں کی واپسی کا مطالبہ خاموش رہنے والے مسلمانوں اور بالخصوص قائدین احرار کے دامن سیرت پر ایک ناپاک دھبہ نہیں ہے۔

اگر قائدین احرار کسی ایسے فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جو نہ صرف اسلام کے مسلمہ عقائد اور مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ بلکہ اس سے اسلام کے استخفاف کا پہلو نکلتا ہے۔ تو اسلام کی حریت ایک عامی کو اس امر کی اجازت دیتی ہے۔ کہ وہ اپنے امیر کو ٹوک دے۔ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری یا مولوی حبیب الرحمن نے خبر نہیں کتنی مرتبہ اپنی تقریروں میں اس امر کا ذکر کیا ہوگا۔ کہ جب فاروق اعظم منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ تو ایک بدوی نے اعتراض کیا۔ کہ امیر المومنین ہم تیری بات اس وقت تک نہیں سنیں گے۔ جب تک تو یہ نہ بتائے۔ کہ جو چادر تیرے جسم پر ہے۔ وہ تو نے کہاں سے لی۔ اور جب فاروق اعظم اسے تسلی بخش جواب دے چکے۔ تو بدوی نے کہا ہاں اب تیری بات سنیں گے کیا دنیا کی کوئی قوم اس آزادی اور حریت کی مثال پیش کر سکتی ہے۔ آج ہماری بدبختی اور کج فہمی کا یہ عالم ہے۔ کہ ہم کسی شخص کے جائز اعتراض کی بھی تاب نہیں لا سکتے۔

اسلام کی تہذیب و ثقافت پر شرمناک حملہ

احرار نے مولانا ظفر علی خان پر کرم آباد کی مسجد منہدم کرنے اور اس کے ملبہ کو اپنے مکان کی تعمیر میں استعمال کرنے کا ایسا سنگین اور اشتعال انگیز الزام عائد کیا تھا۔ کہ مجلس اتحاد ملت کے ذمہ دار ارکان نے صاف الفاظ میں اعلان کر دیا۔ کہ اگر یہ الزام تحقیقات کے بعد سچا ثابت ہؤا۔ تو وہ مجلس مذکور سے اپنا تعلق منقطع کر لیں گے۔

میری رائے میں قائدین احرار نے مسلمان بادشاہوں پر ہندوؤں کے مندروں کو جبراً مساجد میں تبدیل کرنے کا جو الزام عائد کیا ہے وہ مولانا ظفر علی خان پر ان کے مذکورہ بالا عائد کردہ الزام سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ اس لئے کہ اس سے غیر مسلموں کے دل میں اسلام کے خلاف نفرت اور غصہ کے جذبات کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ ہندو جو پہلے خاموش تھے۔ اب یہ کہنا شروع کر دیں گے کہ اس الزام کی صحت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ الزام عائد کرنے والے خود مسلمانوں کی ایک مقتدر اور منظم جماعت کے ذمہ دار ارکان ہیں۔ اگر مرکزی مجلس احرار کی ماتحت مجالس کے ارکان کا بھی یہی خیال ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے فی الحقیقت ہندوؤں کے مندروں کو مساجد میں تبدیل کر کے اپنے مذہبی تعصب کا ثبوت دیا۔ تو انہیں مستند تاریخی حوالوں سے اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنا چاہیئے۔ یہ مسلمان بادشاہوں ہی پر نہیں بلکہ اسلام کی تہذیب اور اسلام کی ثقافت پر ایک نہائت شرمناک حملہ ہے۔ کیا اب بھی اسلامی انجمنیں اس الزام کے نتائج سے بے نیاز رہیں گی۔

مسلمانوں سے گزارش

برادران اسلام اور اسلامی انجمنوں کے ذمہ دار ارکان سے گزارش ہے کہ وہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے ضمن میں مندروں کی واپسی کے مطالبہ کے متعلق یا تو قائدین احرار سے کیفیت طلب کریں۔ اور یا ان کے بیان کو جائز اور معقول قرار دیں۔ میں پھر کہتا ہوں

ٹیکسٹ بک انکوائری کمیٹی پنجاب کی رپورٹ

گورنمنٹ نے ٹیکسٹ بک انکوائری کمیٹی اس غرض سے مقرر کی تھی کہ وہ صوبہ پنجاب میں تعلیمی نصاب کی کتابوں کے انتخاب کے سوال کے متعلق تحقیقات کرے۔ کمیٹی مذکور نے اب اپنی رپورٹ شائع کر دی ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ سکولوں میں نصاب تعلیم کی کتابوں کے طریق انتخاب کے متعلق وسیع پیمانہ پر بے اطمینانی کا اظہار کیا جا رہا تھا اور مختلف زاویہ ہائے نظر سے اس کے خلاف شدید نکتہ چینی کی گئی تھی۔ لہذا اس کے متعلق کامل تحقیقات ضروری سمجھی گئی۔ یہ معلوم کرنا اطمینان بخش ہے کہ کمیٹی مذکور نے نصاب تعلیمی کی کتابوں کے انتخاب کے مختلف پہلوؤں پر کافی غور و خوض کیا اور اس باب میں ماہرین تعلیم اور ان پبلشروں کی آراء معلوم کرنے میں بڑی فراخ دلی سے کام لیا۔ جن کے لئے مدارس میں تعلیمی کتب کا طریق انتخاب بہت اہمیت رکھتا ہے۔ موجودہ طریق کے حسن و قبح پر نظر غائر ڈالنے کے بعد کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی کہ بحالات موجودہ اس طریق کو مکمل طور پر بدل دینا نہایت ضروری ہے۔

موجودہ طریق انتخاب کے خلاف نکتہ چینی

رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ طریق کے رو سے نہ صرف سرکاری افسر بلکہ سرکاری ملازمت کے دائرہ سے باہر تعلیمی مجالس و ماہرین تعلیم اور تعلیمی کتب کے ناشروں کے خلاف اشتباہ پیدا ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ جو طریق کمیٹی مذکور نے اب تجویز کیا ہے اس سے حریف فرموں کے مابین ناگوار مقابلہ کافی حد تک کم ہو جائے گا۔ اور سرکاری افسر اور دیگر اصحاب ناجائز منافع کے حصول۔ ترجیحی سلوک اور رشوت ستانی کے الزامات سے محفوظ ہو جائینگے۔ حکومت پنجاب (وزارت تعلیم) نے مجوزہ تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ کیونکہ اس سے رشوت ستانی کے مواقع دور ہو جائیں گے۔ اور ساتھ ہی سرکاری افسر ناجائز الزام تراشی کا تختہ مشق نہیں بنینگے۔

موجودہ طریق میں رد و بدل

گورنمنٹ نے کمیٹی مذکور کی بیشتر تجاویز منظور کر لی ہیں۔ لیکن کتابوں کے طریق انتخاب کو بدل دیا گیا ہے گورنمنٹ اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ کتابوں کے تبصرہ کے متعلق راز داری سے کام لینا نہایت مشکل ہے۔ لہذا اس کی رائے ہے کہ مکمل راز داری کی کوشش غالباً کامیاب نہیں ہو گی۔ تبصرہ نگاروں کی خفیہ فہرست کی بجائے یہ بہتر ہوگا کہ ایسے اشخاص کو تبصرہ نگار مقرر کیا جائے جن کی دیانت داری و شہرت شک و شبہ سے بالاتر ہو۔ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم تین لائق اور قابل اعتماد تبصرہ نگاروں کو منتخب کرینگے۔ جن کا یہ کام ہوگا کہ وہ مختلف اقسام میں سے ہر قسم کی کتابوں پر تبصرہ کریں جو پبلشر تبصرہ نگاروں کے پاس سفارش لے جانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی شائع کردہ کتابیں چند سال کیلئے منظور شدہ کتابوں کی فہرست میں شامل نہیں کی جائینگی۔

یکم اپریل ۱۹۳۸ء سے جو میعاد شروع ہو گی اسکے لئے کتابوں کا پہلا انتخاب منظور شدہ کتابوں کی موجودہ فہرست میں کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی اور کتاب بھی اس فہرست میں شامل کر دی جائیگی جس کے متعلق نیا مشاورتی بورڈ فیصلہ کر دے کہ اسے ماہرین کے روبرو پیش کر دیا جائے۔ کسی کتاب کو منظور نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ تینوں تبصرہ نگار اس کے متعلق متفق الرائے نہ ہوں۔ ماہرین کی رائے قطعی ہو گی۔ اور صاحب وزیر ڈائرکٹر یا مشاورتی بورڈ کی طرف سے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہو گی۔ پانسالہ نظر ثانی کے موقع پر جو کتابیں جدید طریق کے ماتحت منظور شدہ فہرست میں شامل کی جائینگی نیز بعد کو وہ نئی کتابیں جو پہلے انتخاب یا بعد کو نظر ثانی کے موقع پر پیش نہیں کی گئیں صرف انہی پر غور کیا جائے گا۔ اسطرح انتخاب کے لئے صرف یہ امر ملحوظ خاطر رکھا جائے گا کہ کیا کوئی کتاب اپنی خوبی کی بنا پر اس قابل ہے کہ اسے فہرست پر کسی اور کتاب کی جگہ جو وہاں درج ہو شامل کر دیا جائے۔ اگر نئی کتابیں کثیر تعداد میں پیش کی گئیں۔ تو گورنمنٹ ان کو ماہرین کے سامنے پیش کرنے سے پہلے ان کے متعلق ابتدائی انتخاب سے کام لے سکتی ہے۔

ٹیکسٹ بک کمیٹی کو خراج تحسین

ٹیکسٹ بک کمیٹی کو موجودہ صورت میں منسوخ کرنے کی جو تجویز تحقیقاتی کمیٹی نے پیش کی تھی حکومت نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے ٹیکسٹ بک کمیٹی کی سالہاسال کی نمایاں خدمات کے متعلق خراج تحسین ادا کیا ہے۔ ٹیکسٹ بک کمیٹی کی توجہ صرف تعلیمی کتب تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ دیگر اہم تعلیمی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتی رہی ہے۔ اس نے کتابوں کی تالیف اور تصنیف کے سلسلہ میں غیر سرکاری اصحاب اور نشر و اشاعت کے کاروبار کی حوصلہ افزائی کی ہے اور اس نے اپنے تعلیمی لٹریچر کے بلند معیار کو ہمیشہ قائم رکھا ہے۔ ان خدمات کے لئے صوبہ ٹیکسٹ بک کمیٹی کا ممنون احسان ہے۔ جہاں تک نئے مشاورتی بورڈ کا تعلق ہے۔ اُمید ہے کہ ترمیم شدہ نظام ترکیبی نہ صرف کارگزاری کے لحاظ سے بہتر ثابت ہوگا۔ بلکہ یہ عوام کی آراء و افکار کے زیادہ قریب آ جائے گا۔ (از محکمۂ اطلاعات پنجاب)

قرض حسنہ کی ضرورت

اپنی ریٹائرمنٹ سے پہلے میں آٹھ ماہ رخصت حاصل کر کے بیرون ہند بشرط اجازت و حکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دینی و دنیوی اغراض کے لئے انشاء اللہ جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ مجھے ضرورۃً ایک ہزار یا کم از کم پانصد روپیہ قرض حسنہ معاً درکار ہے۔ روپیہ مجھے ریلوے کواپریٹو سوسائٹی سے مل سکتا ہے۔ لیکن کچھ سود دینا پڑتا ہے۔ جس سے مجھے شرعاً قبض ہے۔ نومبر ۱۹۳۷ء میں ریٹائرمنٹ پر مجھے قریباً دس ہزار روپیہ انشاء اللہ ریلوے سے میرا حق پراویڈنٹ فنڈ ملجائیگا لہذا درخواست ہے کہ کوئی احمدی دوست مجھے مطلوبہ قرض بوعدہ ادائیگی نومبر ۱۹۳۷ء دے دیں۔ انشاء اللہ یہ روپیہ محفوظ ہوگا میں اپنے کسی محکمہ نظارت یا صدر انجمن احمدیہ کی معرفت شرعی یا قانونی کاغذ ہر لحاظ سے تسلی بخش لکھدوں گا۔ میری گارنٹی یہی ہے۔ ممکن ہے کہ نومبر ۱۹۳۷ء سے پہلے ہی یہ رقم ادا کردوں میں بفضلہ تعالےٰ احمدی ہوں اور صحابی مسیح موعود علی مطاعہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہونے کی سعادت رکھتا ہوں۔ محسن بزرگ کو میں خود (یا بصورت میری موت میرے ورثاء) علاوہ ادائیگی قرض ہذا خود اتنی ہی رقم اتنے عرصہ کے واسطے معروفاً دسمبر ۱۹۳۷ء تک قرض حسنہ بھی انشاء اللہ دوں گا۔ اگر محسن دوست چاہیں تو معاً بیس روپے ماہوار قسطاً یہ قرض ادا کر دوں گا۔ اور یا یکمشت نومبر ۱۹۳۷ء میں۔

خاکسار فقیر علی احمدی سابق سٹیشن ماسٹر قادیان
حال امین آباد ناردرن ریلوے

ضرورت رشتہ

ایک تعلیم یافتہ سرکاری ملازم کے لئے کسی شریف خاندان کی نوجوان اور تعلیم یافتہ لڑکی کی ضرورت ہے۔ جو امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہو۔ علاوہ ماہوار آمد جو کہ مبلغ ۹۰ روپیہ ہے معقول جائداد بھی ہے۔ مزید حالات کے لئے ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ع معرفت عبدالحمید بی۔ اے عرق نور قادیان

دنیائے مقویات میں ایک آسمان مقوی ایجاد

برقی بام

برقی بام دورِ حاضرہ کی تمام قوتی خارجی ادویات سے ہر شکل میں مقابلۃً بہتر ثابت ہو رہا ہے۔ برقی بام سہل الترکیب خوشبودار اور ہر موسم و ہر عمر میں یکساں مفید باندھنے اور گرم کرنے کی تکلیف سے مبرا۔ سوزش جلن سے پاک۔ آبلہ و پوست گندگی کی زحمت سے بری۔ اول ہی روز کے استعمال سے نمایاں فرق محسوس ہوتا ہے۔ متواتر چودہ یوم کے استعمال سے عام خارجی کمزوری و نقائص بچپن کی غلط کاریوں اور عادات و افعال بد کے اسباب و نتائج وغیرہ دور ہو کر دائمی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ نازک طبع اصحاب کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی کلاں عہ خورد عمر (نوٹ) عشرت و رقت کے لئے تحریر کرنے پر الکیفی اندرونی خرابیاں دور کرنے کے لئے اسی قیمت میں روانہ ہوتی ہے

پتہ:۔ حکیم ظہیر الحسن (میونسپل کمشنر) متھرا یوپی

مشتہرین و تاجر صاحبان

السلام علیکم۔ خاکسار قادیان سے احمدی جنتری کتابی سائز ۲۰×۲۶ ۱۸ شانہ سے شائع کیا کرتا ہے۔ اور اس میں ہمیشہ ہر سال احمدیت کے متعلق نئے نئے مضمون درج ہوتے ہیں۔ اس واسطے دوستوں میں یہ سالانہ تحفہ منظور نظر ہے۔ اس دفعہ چونکہ جنتری ہذا کا بیسواں سال شروع ہوگا۔ اس لئے نرالے اچھوتے مضامین کے ساتھ اس کا شاندار ایڈیشن شائع ہوگا۔ اور تعداد میں چار ہزار چھپے گی۔ یہ عام جنتریوں کی طرح نہیں ہے۔ بلکہ اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا تبلیغی میٹریل جمع ہوتا ہے۔ اس واسطے باوجود سال بھر تک میز پر کام آنے کے پھر بھی دوستوں کی کتابوں میں علیحدہ ہو کر ہمیشہ زیر مطالعہ رہتی ہے۔ اس لئے مشتہرین و تاجر صاحبان کو اس میں اشتہار دینے کا یقینی فائدہ ہے۔ چونکہ جنتری ہذا احمدی دنیا میں باوجود مقبول و ممتاز اور مشہور و معروف ہونے کے کافی شہرت رکھتی ہے۔ اس دفعہ اجرت میں بھی خاص رعائت کی گئی ہے۔ لہذا احسن قدر جلد ہو سکے احباب اپنا اپنا اشتہار مع اجرت فی صفحہ چار روپے اور نصف صفحہ دو روپے کے حساب سے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ان کا اشتہار موزوں جگہ درج کیا جائے۔ والسلام

محمد یامین تاجر کتب و موجد احمدی جنتری قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ؛ اس غم سے ہر بشر کو الہیٰ فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ؛ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ یا بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں اس کو عوام اٹھرا اور اطباء استقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ توانا تندرست۔ اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ: عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ہندوستان و ممالک غیر کی خبریں!

پٹنہ ۱۴ ستمبر۔ گذشتہ شب سیلاب کا پانی بجلی کے پاور ہاؤس میں داخل ہو گیا۔ جس کے باعث پٹنہ شہر میں تمام رات کامل تاریکی چھائی رہی۔ شام کو ۷ بجے کے قریب پٹنہ کا جنوبی بند سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گیا۔ جس سے بیس فٹ چوڑا شگاف پیدا ہو گیا۔ شہر اور ریلوے ٹیکنش جل تھل ہو گیا ہے۔ پٹنہ شہر اور نو تواہ کے درمیان ریل کے ذریعہ آمد و رفت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔

لکھنؤ ۱۴ ستمبر۔ مسلسل بارش سے شہر میں متعدد مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں گیارہ اشخاص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ شہر میں پچاس سے زیادہ مکانات گر چکے ہیں۔ اسی طرح ضلع میں متعدد مکانات گرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ آج صبح لاہوری دروازہ میں آتشگیر مادہ پھٹنے سے زبردست دھماکہ ہوا۔ جس سے ایک بوڑھا شدید مجروح زخمی ہوا۔ پولیس فوراً موقع واردات پر پہنچ گئی۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ اخبارات کو آمدہ ایک برقیہ مظہر ہے کہ آج بھی ریاست مالیر کوٹلہ سے ۱۴ ہزار اشخاص نقل مکانی کر گئے۔

شملہ ۱۴ ستمبر۔ ریاست مالیر کوٹلہ کے وزیر داخلہ اطلاع دیتے ہیں کہ زیر دفعات ۱۰۷ ، ۱۵۱ تعزیرات ہند جو مسلم رہنماؤں کی گرفتاری عمل میں لائی گئی تھی دو ہزار مسلمان مرد عورتیں اور بچے حکومت کے متذکرہ صدر احکام کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ریاست سے باہر نکل گئے ہیں۔

ماسکو ۱۴ ستمبر۔ معاملات ہسپانیہ میں معاہدۂ عدم مداخلت پر دستخط کرنے کے بعد روس کے طول و عرض میں یہ تحریک ہو رہی ہے کہ سرمایہ اور سامان سے حکومت ہسپانیہ کی مدد کی جائے۔ ایک اپیل کے جواب میں کارخانہ ہائے پارچہ کے مزدوروں نے چندے بھیجنا شروع کر دیئے ہیں۔

نورمبرگ ۱۴ ستمبر۔ نورمبرگ کے قدیم قلعہ میں ہٹلر نے رائٹر کے نمائندے کو ایک پرائیویٹ ملاقات کے دوران میں کہا کہ دوسرے ملکوں میں فسطائیوں کے خلاف جو مظاہرات ہو رہے ہیں ان کی حکومتیں مظاہرات کو برداشت کر رہی ہیں۔ اگر ہم اپنے رجحانات پر عمل کریں اور ہسپانیہ کے فسطائیوں کے حق میں مظاہرات کی اجازت دیں۔ تو ایسے مظاہرات ہوں کہ بایدوشاید۔ ان مظاہرات کا تصور بھی ماسکو کے کام جان کو تلخ کر دے گا۔ میرے ایک ادنیٰ اشارہ سے ڈیڑھ کروڑ جرمن میدان میں آ جائینگے۔

لندن ۱۴ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہسپانیہ کی جنگ کے دوران میں ہزاروں آدمی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں اس وقت تک اڑتیس ہزار عورتیں بیوہ اور چھتیس ہزار بچے یتیم ہو چکے ہیں۔

برسلز ۱۴ ستمبر۔ ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کے سفیر نے بیلجیم میں آٹھ سو مشین گنیں خریدی تھیں۔ لیکن بلجیم کی حکومت ان مشین گنوں کو بلجیم کی سرحد سے گزرنے کی اجازت نہ دے گی۔

میڈرڈ ۱۴ ستمبر۔ گوجن میں باغی فوج کی بارکوں پر پندرہ ہزار کانکنوں نے حملہ کر دیا۔ باغیوں نے توپوں سے ان پر گولہ باری کی جس کی وجہ سے متعدد کانکن ہلاک ہو گئے۔ لیکن وہ بارکوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس جنگ میں چار ہزار اشخاص ہلاک ہوئے۔

لندن ۱۴ ستمبر۔ جنرل اڈوانی نے اعلان کیا ہے کہ آئرلینڈ کے دو ہزار نوجوانوں کی فوج عنقریب ہسپانوی فسطائیوں کے دوش بدوش جنگ کرے گی۔ یہ تمام سپاہی ہسپانیہ میں غیر مسلح اور سادہ لباس پہن کر داخل ہوں گے۔ تاکہ معاہدہ عدم مداخلت کی خلاف ورزی نہ ہو۔

برلن ۱۴ ستمبر۔ آج شہر کے تمام پبلک مقامات میں جرمنی نو آبادیات کی واگزاری کے لئے مظاہرات کئے گئے۔ سابق نو آبادیاتی فوج کے عہدہ دار عوام میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے۔ انھوں نے عوام کو مخاطب کر کے اس امر پر زور دیا کہ ایک عظیم الشان قوم کے لئے نو آبادیات کا وجود ناگزیر ہے۔

بیت المقدس ہڑتال کے جاری رکھنے یا ختم کر دینے کے متعلق کسی فیصلہ پر نہ پہنچنے کے بعد عربوں کی ہائی کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجشنبہ کو تمام قومی مجالس کا ایک عام اجلاس منعقد کیا جائے۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا جائے گا کہ برطانوی ہائی کمشنر کو کیا جواب دیا جائے۔ ایک اور اعلان میں لکھا گیا ہے کہ ہم کامل آزادی چاہتے ہیں برطانوی حکمداری کو ختم کر دیا جائے نیز واضح کیا گیا ہے۔ کہ ہمیں شاہی کمیشن پر اعتماد نہیں ہے۔

پیلی بھیت ۱۴ ستمبر۔ پانچ گھنٹے کے عرصہ میں ۱۳ انچ بارش ہوئی۔ شہر میں کئی مکانات منہدم ہو گئے۔ فصلوں کو بھی بے حد نقصان پہنچا ہے۔

لنڈن ۱۴ ستمبر "ٹائمز" کا نامہ نگار خصوصی ویلنشیا سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ حکومت ہسپانیہ چیدہ چیدہ لوگوں کو مختلف قید خانوں میں قتل کر رہی ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس مقصد کو سرانجام دینے کے لئے حکومت نے کئی ایک مقامات کو منتخب کر رکھا ہے۔ وہاں رات کیوقت لوگوں کو لا کر ہلاک کیا جاتا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ میڈرڈ کی حکومت ان قتل گاہوں میں آج تک تین ہزار افراد کو موت کے گھاٹ اتار چکی ہے۔

کابل (بذریعہ ڈاک) سردار فیض محمد خان وزیر خارجہ افغانستان ۹ ستمبر کو ماسکو وارد ہوئے۔ انھوں نے موسیو لٹوینوف وزیر خارجہ روس سے طویل گفتگو کی۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ پنجاب کے تعلیم یافتہ بیکاروں کی لیگ کے جنرل سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کی جاری کردہ ایمپلائمنٹ بیورو کئی دن سے کام کر رہی ہے مگر بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوان کافی تعداد میں نام لکھوانے نہیں آتے۔ ایسے نوجوانوں کو چاہیئے کہ ابھی سے تعلیم یافتہ بیکاروں کی لیگ کے دفتر واقع وائی۔ ایم۔ سی۔ اے بلڈنگ لاہور سے رجسٹریشن فارم حاصل کر کے اور انھیں پر کر کے واپس لیگ کے دفتر کو ارسال کر دیں تاکہ یہ تمام فارم ڈائرکٹر آف انڈسٹریز کے پاس بھیجدئے جائیں فارم لیگ کے دفتر میں آ کر مفت یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر منگوائے جا سکتے ہیں۔

شملہ ۱۴ ستمبر۔ مسٹر ستیہ مورتی نے اس امر کی تحریک التوا پیش کی تھی کہ چونکہ حکومت ہند فلسطین سے متعلق ہندوستانی جذبات کو ملک معظم کی حکومت تک پہنچانے میں ناکام رہی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف تحریک ملامت پیش کی جائے لنچ کے بعد صدر نے اعلان کیا کہ گورنر جنرل نے مسٹر ستیہ مورتی کی تحریک التوا کو نامنظور کر دیا ہے۔

روما ۱۴ ستمبر کابینہ اٹلی ملک میں پیدائش کی شرح کو بڑھانے کے لئے نئے ذرائع اختیار کر رہی ہے چنانچہ آئندہ تمام سرکاری اور میونسپل ملازمتوں میں شادی شدہ لوگوں کو کنواروں پر ترجیح دی جائے گی۔ شادی اور پیدائش کے عطیہ جات کے لئے صوبجات اور میونسپلٹیوں کو مزید روپیہ دیا جائے گا۔ توام بچوں کی ماؤں یا ایک وقت میں تین بچے جننے والی ماؤں کو خاص انعامات دیئے جائیں گے اور آٹھ بچوں والے باپ کی اولاد کو مفت تعلیم دی جائے گی۔

شملہ ۱۴ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں آنریبل چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت اس امر پر غور و خوض کر رہی ہے کہ بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے اور روہیلکھنڈ اور کمایوں ریلوے کو براہ راست سرکاری نظم و نسق کے ماتحت لایا جائے۔ اس وقت یہ امر زیر بحث ہے کہ ان ریلوں کی مالی حالت کیسی ہے۔ اور آیا یہ طریق اقتصادی اعتبار سے مفید ثابت ہوگا۔

پیرس ۱۴ ستمبر۔ نورمبرگ کی تقریروں میں ہٹلر کے طرز بیان پر فرانسیسی جرائد میں جو تبصرے ہو رہے ہیں۔ نقاد اس طرز بیان کو بہت زیادہ انتہا پسندی سے تعبیر کر رہے ہیں۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان ہی سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی)